اور شہادت زائد سے زائد ۷ ۴؍سال کی عمر میں ۔ خدارا کوئی بتائے کہ ۲۵؍سال میں وہ کام ممکن ہی کیسے ہوا جس کے لئے سیکڑوں برس درکار تھے۔

اب رہ گئی مطلاق والی بات یعنی علیؑ کا یہ ارشاد کہ حسنؑ میرا فرزند بہت کثرت سے طلاقیں دے گا تو عرض ہے کہ جملے اپنے مفاہیم کی طرف اس وقت تک رہنمائی نہیں کر سکتے جب تک ان کا پس منظر نہ معلوم ہو۔ رسولؐ اور رسولؐ کے اہل بیتؑ کے نزدیک سب سے اہم دین کے اصول ہوتے تھے یہ اس مسئلہ میں کسی کی مروت نہ فرماتے تھے۔ حضورؐ کی مشہور حدیث ہے جو شیعہ سنی دونوں میں مسلم ہے کہ اگر (معاذ اللہ) میری بیٹی فاطمہؑ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا طلاق اسلام میں ایک غیر پسندیدہ شئے ہے ۔ اگر کثرت طلاق کا سبب (معاذ اللہ) امام کی عیاشی ہوتی تو علیؑ اس پر سرزنش ضرور کرتے یا کم از کم تنقیدانہ انداز میں یہ بات فرماتے ۔ جبکہ ارشاد میں دور دور ایسی کوئی بات نہیں دکھائی دیتی ۔ آپ کے پیش نظر معاذ اللہ عیاشی کے فرضی افسانے ہیں اس لئے آپ اس ارشاد کو اسی پر منطبق کر رہے ہیں ۔ میرے کانوں میں امام حسنؑ کے وہ جملے گونج رہے ہیں جو آپ نے شہادت سے تھوڑی دیر قبل اس وقت ارشاد فرمائے تھے جب امام حسینؑ یہ خبر سن کر حسنؑ کے گھر میں آئے تھے کہ بھائی کو زہر دے دیا گیا ہے۔ زہر کے اثر سے امام حسنؑ کا جسم سبز ہو چکا تھا۔ بھائی نے بھائی کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا ہوا؟ تو امام حسنؑ نے جواب دیا تھا کہ مجھے زہر دیا گیا ہے۔ مجھے اس سے پہلے بھی چھ مرتبہ زہر دیا گیا مگر ہر مرتبہ میں نے روضہ رسولؐ پر جا کر دعا کی اور خدا نے مجھے شفا دیدی، لیکن اب اللہ کی مشیت جاری ہو چکی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ آخری مرتبہ زہر جعدہ بنت اشعث کندی نے دیا تھا جو امام حسنؑ کے نکاح میں تھی ۔ امیر شام نے جعدہ کو نقد زبردست انعام کے علاوہ یزید کے ساتھ شادی کرا دینے کی لالچ بھی دی تھی ۔ اغلب یہ ہے کہ جس طرح یہ زہر بیوی کو سازش میں پھانس کر دلوایا گیا اسی طرح دیگر بیویوں کے ذریعہ بھی زہر دلوانے کی کوششیں ہوتی ہوں گی ۔

یعنی امام حسنؑ جس کو بھی حیات کا شریک بنا کر لاتے تھے اسے وفات میں شریک بنا دیا جاتا تھا اور امام مجبوراً اسے طلاق دے دیا کرتے تھے ۔ بیوی گھر میں رکھی جا سکتی تھی مگر آستین میں سانپ نہ پالا جا سکتا تھا۔ ان نتائج کے سامنے آنے کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ حقیقت کیا تھی اور افسانہ کیا؟

[ماخوذ از ماہنامہ الواعظ لکھنؤ، سبط اکبر نمبر، جون و جولائی ۱۹۸۳ء]

❁❁❁

شانِ عزا

جناب سید محمد اطہر صاحب زائرؔ سیتا پوری

دل سوگوارِ سیدِ ذیشاں بنایئے
سینے کو اپنے گنجِ شہیداں بنایئے

بیکار کیجئے نہ شہادت حسینؑ کی
اپنے کو، اپنی قوم کو انساں بنایئے

پیشِ نظر ہو فلسفۂ ذکرِ کربلا
اس طرح سے امامؑ کو مہماں بنایئے

سوگِ شہید اور یہ رسم ورواج حیف
سبط نبیؐ کی شان کے شایاں بنایئے

کچھ سوچئے جہان میں مولا نے کیا کیا
اپنی حیات کا اسے عنواں بنایئے

شانِ عزا دکھایئے زائرؔ جہان کو
داغِ جگر کو مہرِ درخشاں بنایئے

❁❁❁